ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اصحابِ کہف کا واقعہ

10-November-2016

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الاعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسَلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

1۔۔۔معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

2۔۔۔معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم **"اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا واقعہ"** سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی مختلف سورتوں میں پچھلی اُمّتوں کے سبق آموز واقعات، اُن پر نازل ہونے والی نعمتیں، عذابات اور مختلف حیرت انگیز عجائبات اور نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا واقعہ بھی عجائباتِ قرآنیہ میں سے ایک تَعَجُّب خیز اور سبق آموز واقعہ ہے، جس کا ذکر قرآنِ کریم کے پندرہویں (15ویں) پارے کی **"سورۂ کہف"** میں موجود ہے۔ اس واقعے کا بیان قرآنِ کریم میں اِن الفاظ کے ساتھ فرمایا گیا ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے

اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے ربّ ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی (راہ پانے) کے سامان کر۔ (پ ۱۵، الکھف: ۹-۱۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ یہاں سے اَصحابِ کہف (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم) کا واقعہ شروع ہوتا ہے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عجیب و غریب نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دِیا، کیونکہ اس واقعے میں بہت سی نصیحتیں اور حکمتیں ہیں۔[1] اسی آیتِ مقدّسہ میں موجود لفظِ **"رَقِیْم"** کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: **"رَقِیْم"** اُس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم جلوہ فرما ہیں۔[2]

آیئے! اب ہم اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے اِس روحانی و اِیمان افروز واقعے کے متعلق سنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چنتے ہیں چُنانچہ

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا واقعہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 617 صفحات پر مشتمل تفسیر **"صِراطُ الجِنان"** جلد 5 صفحہ 541 پر اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ایمان افروز واقعے کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے کہ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اُفْسُوْس نامی شہر کے شریف و قابلِ احترام لوگوں میں سے ایماندار لوگ تھے۔ ان کے زمانے میں دَقْیَانُوس نامی ایک بڑا ظالم بادشاہ تھا، جو لوگوں کو غیرِ خدا کی عبادت پر مجبور کرتا اور جو شخص بھی غیرِ خدا کی عبادت پر راضی نہ ہوتا، اُسے قتل کر ڈالتا تھا۔

1 . . . صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۹، ۵/ ۵۴۰

2 . . . تفسیر خازن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۹، ۳/ ۱۹۸

دَقْیَانُوس بادشاہ کے ظلم و ستم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھاگے اور قریبی ایک پہاڑ میں غار کے اندر پناہ لے لی، وہاں سوگئے اور 300 برس سے زیادہ عرصے تک اسی حال میں رہے۔ تلاش کروانے پر بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ ایک غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دِیا کہ غار کو ایک مضبوط دیوار کھینچ کر بند کر دِیا جائے تاکہ وہ اس میں (بھوکے پیاسے) مر جائیں اور وہ غار ہی ان کی قبر ہو جائے، یہی ان کی سزا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا ایمان کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا کہ ان حضرات نے فتنوں سے بچنے اور سلامتیِ ایمان کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرکے غار میں پناہ لینا تو گوارا کر لیا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کو معبود ماننے کیلئے تیار نہ ہوئے، یہ بھی معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانے میں مخلوق سے علیحدگی اختیار کرنا ، ایمان کی حفاظت کا نہایت موثّر ترین ذریعہ ہے۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **عنقریب فتنے ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا کھڑے شخص سے اچھا رہے گا اور کھڑا شخص چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے اچھا رہے گا۔ جو اس (فتنے) کی طرف جھانکے گا تو وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ تو جسے بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اسے چاہئے کہ وہ اس میں پناہ لے لے۔**[2]

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیٹھنے سے مراد ہے ان فتنوں سے الگ تھلگ رہنا، ان سے بالکل واسطہ نہ رکھنا، یہ ذریعہ ہوگا فتنوں سے حفاظت کا کہ وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ ان کا اثر لے گا۔ اور کھڑے ہونے سے مراد ہے دُور سے انہیں دیکھنا، ان پر خبردار

1...صِراطُ الجنان، ۵/ ۵۴۱، بتغیر قلیل

2...بخاری، کتاب الفتن، باب تکون فتنة القاعد... الخ، ۴/ ۴۳۶، حدیث: ۷۰۸۲

اور مطلع ہونا۔ چلنے سے مراد ہے ان میں مشغول ہونا مگر معمولی طور پر۔ اور دوڑنے سے مراد ہے، ان میں خوب مشغول ہونا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۹۵، مختصراً)

آج بھی نئے نئے فتنے سر اُٹھار ہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اپنے **اِیمان کی حفاظت** کی فکر میں مشغول رہیں، نیز فتنوں سے حفاظت اور سلامتیِ ایمان کے لئے اِصلاحِ اُمّت کی کوششوں میں مصروف تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کریں اور ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ایمان کی حفاظت اورایمان پر خاتمہ بالخیر کے لیے مخصوص اوراد و وظائف پڑھنے کا معمول بنائیں، آیئے حفاظتِ ایمان سے متعلق چند اَوراد و وظائف سُنتے ہیں۔ چنانچہ

ایمان پر خاتمہ کے 4 اوراد

ایک شخص بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں حاضِر ہو کر ایمان پر خاتِمہ بالخیر کیلئے دعا کا طالِب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کیلئے دعاء فرمائی اور ارشاد فرمایا:

(1) (روزانہ) 41 بار صبح کو **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ**۔ (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو۔) اوّل و آخِر دُرُود شریف نیز **(2)** سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد **سُورۂ کافرون** روزانہ پڑھ لیا کیجئے، اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے، ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافرون تلاوت کر لیں کہ خاتِمہ اِسی پر ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ اور **(3) تین** (3) بار صبح اور **تین** (3) بار شام اس دُعاء کا وِرد رکھیں : **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ**

شَیْئًا نَّعلَمُہٗ وَنَستَغفِرُكَ لِمَالَانَعلَمُہٗ(''اے اللہ عزوجل ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اِس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔'') [1] **(4)بِسْمِ اللہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ۔**(اللہ تعالیٰ کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اوراہل ومال کی حفاظت ہو۔) **صبح وشام 3،3بار پڑھئے،** دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب **محفوظ** رہیں۔ [2] (غروب آفتاب سے صبحِ صادِق تک رات اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ایمان کی حفاظت کے لیے ایسی بُری صحبت سے بچیں، جس سے بربادیِ ایمان کا اندیشہ ہو۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر ''صِراطُ الجِنان'' میں ہے: **نیکوں اور نیکیوں سے محبت ایمان کی علامت ہے، جبکہ بُروں اور بُرائیوں سے محبت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے،** لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی ایمانی قوت کو اپنے قلبی مَیلان سے معلوم کرے، کیونکہ جن دِلوں میں فلموں، ڈراموں، بے حیائیوں اور گانوں کی محبت ہو، ان دلوں میں نماز، ذِکر، دُرود اور تلاوت کی محبت نہیں سما سکتی۔(تفسیر صراط الجنان، جلد1، ص168)

اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا ایمان سلامت رکھے، ایمان کی سلامتی کے ساتھ خاتمہ بالخیر نصیب ہو، گنبدِ خضریٰ کے سائے تلے شہادت کی موت نصیب ہو، جنّت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں جگہ نصیب ہو۔

مُسلماں ہے عطّاؔر تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

1...الملفوظ حصہ ۲ ص ۲۳۴ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور
2...شجرہ قادِریہ رضویہ ص ۱۲ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تفسیر **"صِراطُ الجِنان"** میں ہے کہ دَقْیَانُوس بادشاہ نے اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کو ہلاک کرنے کا یہ کام جس کے سپرد کیا وہ نیک آدمی تھا، اس نے ان اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کے نام، تعداد اور پورا واقعہ ایک تختی پر لکھوا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دِیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی۔ کچھ عرصے بعد دَقْیَانُوس ہلاک ہو گیا، زمانے گزرے، بادشاہتیں بدلتی رہیں، یہاں تک کہ ایک نیک بادشاہ مقرر ہوا جس کا نام بَیْدرُوس تھا اور اس نے 68 سال حکومت کی۔ اس کے دورِ حکومت میں ملک میں فتنہ فساد پیدا ہوا، یوں کہ بعض لوگ مرنے کے بعد اُٹھنے اور قیامت آنے کے منکر (یعنی انکار کرنے والے) ہو گئے۔ بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ و زاری کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ یاربّ عَزَّوَجَلَّ! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے مخلوق کو مُردوں کے اُٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو جائے۔ اسی زمانے میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے لئے اسی غار کا انتخاب کیا (جس میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم موجود تھے) پھر اس نے (چند لوگوں کے ساتھ مل کر) دیوار گِرا دی۔ دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گِرانے والے بھاگ گئے۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم اللہ تعالٰی کے حکم سے خوشی خوشی اُٹھے، چہرے تر و تازہ، طبیعتیں خوش اور زندگی کی تر و تازگی بدستور برقرار تھی۔ ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ [1]

فِتنوں سے بچئے اور دُوسروں کو بھی بچایئے

---

1 . . . صراطُ الجنان، ۵ / ۵۴۲، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! سنا آپ نے کہ جو اپنے دِین و اِیمان کی حِفاظَت کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اُس کی حفاظت کے لئے ایسے اسباب پیدا فرما دیتا ہے کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ چونکہ اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے بھی اپنے دین و اسلام کی حفاظت کی خاطر لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے غار میں پناہ لی، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے غار کو ایک خاص ہیبت بخش کر ان کی حفاظت فرمائی کہ کوئی ان تک جا نہیں سکتا تھا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ فتنوں اور فتنہ پھیلانے والوں سے دُور رہتے ہوئے نیک لوگوں کی صحبت کی صورت میں ایسا ٹھکانا اختیار کریں جو فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ ہو۔ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ہمیں فتنوں سے بچنے کے لئے اچھا ٹھکانا اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے فتنے ہوں گے، اِن میں بیٹھے رہنے والا، کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، جو اِن کی طرف جھانکے گا وہ اُسے اُچک لیں گے، اِس لیے جو کوئی پناہ یا ٹھکانا پائے تو اِس کی پناہ میں آجائے۔

حضرت عَلامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی شان میں بیٹھنے سے مُراد، اِن فتنوں سے الگ تھلگ رہنا اور بالکل واسطہ نہ رکھنا ہے، یہ اِن فتنوں سے حِفاظت کا ذریعہ ہو گا، وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ اِن کا اثر لے گا۔ کھڑے رہنے سے مُراد دُور سے اِنہیں دیکھنا، اِن پر خبر دار اور مطلع ہونا ہے۔ چلنے سے مُراد اِن میں معمولی طور پر مشغول ہونا ہے۔ دَوڑنے سے مُراد ان میں خوب مشغول ہونا ہے۔ ٹھکانے سے مراد اَمن کی جگہ اور پناہ سے مُراد وہ آدمی ہے جو اُسے فتنوں سے بچالے یعنی یا تو پناہ کی جگہ چلا جائے یا ایسے شخص کے پاس رہے جو اُس کو اِن فتنوں سے بچائے۔[1]

1۔۔۔مرقاۃ المفاتیح، ۹/۲۶۱، تحت الحدیث: ۵۳۸۴

www.dawateislami.net

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے جنگِ رُوم کے سفر میں اصحابِ کہف کے غار کے پاس سے گُزرتے وقت اس غار میں داخل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے انہیں منع کیا اور یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائی:

لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّ لَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے سننے والے اگر تُو اُنہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔[1] (پ ۱۵، الکھف: ۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم نے جاگنے کے بعد سب سے پہلے ایک دوسرے کو سلام کیا اور پھر نمازادا کی۔ ان کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ سلام و نماز بہت قدیم عبادتیں ہیں، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام میں بھی انہیں ایک خاص اہمیت و فضیلت حاصل ہے، مگر افسوس! کہ اب سلام جیسی پیاری پیاری سُنّت مِٹتی جارہی ہے اور بدقسمتی سے مساجد بھی نمازیوں سے خالی ہوتی جارہی ہیں۔ حالانکہ احادیثِ مُبارَکہ میں نماز پڑھنے اور مسلمانوں کو سلام کرنے کی دلنشین خوشخبریاں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب سلام و نماز کی فضیلت پر مشتمل 2 احادیثِ مُبارَکہ سنتے ہیں چُنانچہ

نبیِ مکرّم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اَفۡشُوا السَّلَامَ تَسۡلَمُوۡا یعنی سلام کو عام کرو سلامتی پاؤ گے۔[2] اور نماز کے متعلق ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میں نے آپ کی اُمت پر 5 نَمازیں فرض فرمائی ہیں اور ان کے بارے میں اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ جو انہیں پابندی کے ساتھ ان کے وقت میں ادا کرے گا، اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کو پابندی کے

1...تفسیر خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۲۰۵/۳ ملخصاً

2...ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام...الخ، ذکر اثبات السلامۃ...الخ، ۳۵۷/۱، حدیث: ۴۹۱

www.dawateislami.net

ساتھ ادا نہ کرے گا اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔[1] لہٰذا ہم سبھی کو چاہئے کہ سلامتی حاصل کرنے اور جنت پانے کے لئے سلام کی سُنّت کو عام کریں اور پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی پابندی کرتے رہیں۔ آیئے ہم سب نیت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، پانچوں نمازیں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم نے نماز سے فارغ ہو کر یَمْلِیْخَا سے کہا کہ آپ جایئے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لایئے اور یہ بھی خبر لایئے کہ دقیانوس بادشاہ کا ہم لوگوں کے بارے میں کیا ارادہ ہے۔ وہ بازار گئے تو انہوں نے شہر کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی اور وہاں نئے نئے لوگ پائے، یہ دیکھ کر انہیں تعجب ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ کل تک تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتا تھا جبکہ آج اسلامی علامتیں ظاہر ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ تندور والے کی دُکّان پر گئے اور کھانا خریدنے کے لئے اسے دقیانوسی روپیہ دِیا، جس کا رواج صدیوں پہلے ختم ہو گیا تھا اور اسے دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آگیا ہے، چُنانچہ وہ انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے، وہ نیک شخص تھا، اس نے ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے۔ یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا: یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں، کیونکہ اس میں جو سال لکھا ہوا ہے وہ 300 برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں، ہم لوگ بوڑھے ہیں، ہم نے تو کبھی یہ سِکّہ دیکھا ہی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال میں ہے؟ حاکم نے کہا: آج رُوئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، سینکڑوں برس پہلے ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔

1… ابو داود، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوۃ، ۱/۱۸۸، حدیث: ۴۳۰

www.dawateislami.net

آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں اور میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں، چلو میں تمہیں ان سے مِلادوں، حاکم اور شہر کے سردار اور ایک کثیر مخلوق ان کے ہمراہ غار کے کنارے پہنچ گئے۔ اَصحابِ کہف یَمْلِیْخَا کے انتظار میں تھے، جب انہوں نے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز سنی تو سمجھے کہ یَمْلِیْخَا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری تلاش میں آرہی ہے۔ چُنانچہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد میں مشغول ہوگئے۔ اتنے میں شہر کے لوگ پہنچ گئے اور یَمْلِیْخَا نے بقیہ حضرات کو تمام قصّہ سنایا، ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتنا طویل زمانہ (یعنی 300 سال سے بھی زیادہ عرصے تک) سوئے رہے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے موت کے بعد زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی بنیں۔

جب حاکمِ شہر غار کے کنارے پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا، اس کو کھلوایا تو تختی برآمد ہوئی، اس تختی میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور اُن کے کُتّے کا نام لکھے ہوئے تھے۔[1]

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد اور اَسمائے مُبارکہ

خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد میں جب لوگوں کا اختلاف ہوا تو یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ﱟ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میرا ربّ ان کی گنتی خوب جانتا ہے انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے۔[2] (پ۱۵، الکھف: ۲۲)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: میں انہی کم لوگوں میں سے ہوں، جو

---

1 . . . صِراطُ الجِنان، ۵ / ۵۴۲، بتغیر قلیل

2 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۵۳

www.dawateislami.net

اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد کو جانتے ہیں۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد 7 ہے جن کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: (1) مَکْسَلْمِیْنَا، (2) یَمْلِیْخَا، (3) مَرْطُوْنَس، (4) بَیْنُوْنَس، (5) سَارِیْنُوْنَس، (6) ذُوْنوانس، (7) کَشْفِیْطَطْنُوْنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن اور آٹھواں اُن کا کتا جس کا نام قِطْمِیْر ہے۔[1]

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ناموں کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے اپنی کتابوں میں اَصحابِ کہف کے ناموں کے فوائد وخواص بیان کئے ہیں، آیئے! ہم بھی ان ناموں کی برکتیں سُنتے ہیں چُنانچہ

منقول ہے کہ اگر یہ نام لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمائے پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتے، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے، کہیں آگ لگی ہو اور یہ نام کپڑے میں لپیٹ کر ڈال دیئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آگ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، دردِ سر، اُمُّ الصِّبْیَان (یعنی خاص قسم کے دماغی جھٹکوں اور دوروں کی بیماری)، خشکی و تری کے سفر میں، جان و مال کی حفاظت، عقل کی تیزی اور قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ نام فائدے مند ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے صندوق سے نکلنے والی تختی میں ان کے ناموں کے علاوہ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ یہ جماعت اپنے دِین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی، دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دِیا، ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں تاکہ جب کبھی یہ غار کھُلے تو لوگ ان کے حال پر مطلع ہو جائیں۔ یہ تختی پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ

1 ۔۔۔ تفسیر خازن، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیة: ۲۲، ۳/۲۰۷

2 ۔۔۔ حاشیہ جمل، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیة: ۲۲، جز ۲، ۴/۲۲۳، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی، جس سے موت کے بعد اُٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکمِ شہر نے اپنے بادشاہ بَیدرُوس کو اس واقعہ کی اطلاع دی، چُنانچہ بادشاہ بھی بقیہ معزز لوگوں اور سرداروں کو لے کر حاضر ہوا اور شکرِ الٰہی کا سجدہ بجا لایا کہ اللہ تعالٰی نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم نے بادشاہ سے مُعانقہ (مُ۔عَانَ۔قَہ) کیا یعنی گلے مِلے اور فرمایا: ہم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتے ہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اللہ تعالٰی تیری، تیرے مُلک کی حفاظت فرمائے اور جنّات و انسانوں کے شر سے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالٰی نے انہیں وفات دے دی، بادشاہ نے ایک درخت کی لکڑی کے صندوق میں ان کے جسموں کو محفوظ کیا اور اللہ تعالٰی نے رُعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے غار کے مُنہ پر مسجد بنانے کا حکم دِیا اور ایک خوشی کا دن مُعَیَّن (مخصوص) کر دِیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں 3 مدنی پھول حاصل ہوئے: پہلا یہ کہ مرنے کے بعد زندہ ہو کر اُٹھنا حق ہے اور اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کا واقعہ اس کی نشانی اور دلیل ہے۔ دوسرا یہ کہ کراماتِ اَولیا حق ہیں، اصحاب کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم نبی نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے ولی ہیں، ان کی کرامت یہ بیان ہوئی کہ غار میں 300 سال سے زیادہ عرصے تک سوتے رہے۔ اتنا عرصہ بے غذا سونا اور فنا نہ ہونا یقیناً ایک کرامت ہے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ کرامت سوتے میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے، اس کے لئے ولی کا جاگا ہوا ہونا ضروری نہیں جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی تفسیرِ قرآن، بنام ”صِراطُ الجِنان“ میں ہے: کرامت ولی سے سوتے میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے اور اسی طرح بعدِ موت بھی۔ ان کے جسموں کو مٹی کا نہ

1 . . . صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۰۔۵، ۹/ ۵، ۶۴۱/ ۵۴۳، ماخوذاً بتغیرٍ قلیل

www.dawateislami.net

کھانا یہ بھی کرامتِ اولیا میں سے ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ولی اپنے اختیار سے کرامت ظاہر کرے اور اسے علم بھی ہو بلکہ بعض اوقات بغیر ولی کے اختیار کے اور بغیر اس کے علم کے بھی کرامت ظاہر ہوتی ہے جیسے اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے واقعے سے ہوا۔[1] تیسرا مدنی پھول یہ مِلا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اور ہر سال اُن کا عُرس منانا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے جیسا کہ صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اسی واقعے کی روشنی میں ارشاد فرماتے ہیں: بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اَہلِ اِیمان کا قدیم طریقہ ہے۔ بزرگوں کے قُرب میں برکت حاصل ہوتی ہے، اسی لئے اللہ والوں کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔ قبروں کی زیارت سُنّت اور ثواب کا باعث ہے۔[2]

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر سال کے آغاز میں شُہَدائے اُحُد عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دُعا فرماتے کہ سلامتی ہو تم پر (راہِ حق میں) تمہارے صبر کرنے کے سبب اور کیا ہی اچھا ہے آخرت کا گھر (جو تمہیں اس کے بدلے میں عطا ہوا)۔[3]

سِراجُ الہند، حضرت سیِّدُنا شاہ عبد العزیز محدثِ دِہلوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللہِ السَّلَام کا عُرس منانا اس حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔[4]

مُفَسّرِ شہیر، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ارشاد فرماتے ہیں: بزرگوں کے آستانوں کے برابر مسجد بنانا اور برکت کے لیے وہاں نمازیں پڑھنا، قرآن شریف اور بہت سی احادیث

1... صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ:۵، ۱۱/ ۵۴۴بتغیر قلیل

2... خزائن العرفان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ:۲۱، ص ۵۵۲بتغیر قلیل

3... مُصَنَّف عَبۡدالرَّزّاق، کتاب الجنائز، باب فی زیاۃ القبور، ۳/ ۳۸۱، رقم: ۶۷۴۵ ملخصاً

4... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۲۰۲ملخصًا

www.dawateislami.net

سے ثابت ہے۔ سورۂ کہف میں ہے: لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ [1] (ترجَمۂ کنز الایمان: قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور اور اکثر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات کے پاس مسجدیں ہیں، یہ خود صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن یا صالحین عَلَیْہِمْ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے بنائیں، اب مزاراتِ اولیاء کے پاس عام مسلمان مسجدیں بناتے ہیں، مقبولوں کے قرب میں نماز زیادہ قبول ہوتی ہے۔ مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار (50000) نمازوں کے برابر ہے، حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قُرب کی وجہ سے، ربّ تعالیٰ نے گنہگار اسرائیلیوں سے فرمایا تھا: وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ [2] (ترجَمۂ کنز الایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں۔) قبورِ انبیا کی برکت سے توبہ قبول ہو گی۔ (اللہ تعالیٰ) حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان فرماتا ہے: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ [3] (ترجَمۂ کنز الایمان: یہاں پکارا زکریا اپنے رَبّ کو۔) حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سَیِّدَتُنا بی بی مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس کھڑے ہو کر بیٹے کی دعا مانگی، معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قُرب میں توبہ اور دُعا بہت قبول ہوتی ہے۔ [4]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بزرگانِ دین عَلَیْہِمْ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن اور اہلِ حق علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دِیا کرتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں معمولاتِ بزرگانِ دین ملاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا حسن بن ابراہیم خَلّال حنبلی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی معاملہ

1...پ۱۵، الکھف: ۲۱

2...پ۱، البقرۃ: ۵۸

3...پ۳، اٰل عمرٰن: ۳۸

4...مرآۃ المناجیح، ۱/ ۴۴۰ ملتقطاً بتغیرِ قلیل

www.dawateislami.net

در پیش ہوتا ہے، میں حضرت سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مشکل کو آسان کر کے مجھے میری مراد عطا فرما دیتا ہے۔[1]

2. شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رَکعت نماز ادا کر کے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت جلد پوری کر دیتا ہے۔[2]

3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک حاجت در پیش تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا پھر اپنی حاجت بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں واپس آیا کہ میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔[3]

4. حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن محمد زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کی حاضری مُرادیں پوری ہونے کیلئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ) ہے اور جو کوئی ان کے مزار کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال

1…تاریخ بغداد، مقدمة المصنف، باب ماذکر فی مقابر بغداد... الخ، ۱/۱۳۳

2…الخیرات الحِسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴ ملتقطاً

3…الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

www.dawateislami.net

کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کے مزارات کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں کہ یہاں آنے والا خالی دامن نہیں لوٹایا جاتا بلکہ مَن کی مرادیں پاتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بزرگوں کی محبت وعقیدت بڑھانے کے لئے شریعت کے دائرے میں رہ کر وقتاً فوقتاً ان کے مزارات کی حاضری اور ان کے عُرس میں شرکت کا اہتمام کیا کریں، عُرس کے موقع پر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی نیّت سے خوب **تقسیمِ رسائل** کی ترکیب کی جائے، زائرین کو **نماز کی پابندی** کی تلقین کی جائے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کے لیے اِنفرادی کوشش کا سلسلہ کیا جائے، مسجد و فِنائے مسجد کے علاوہ جہاں ممکن ہو مدنی چینل کے ذریعے **مدنی مذاکرہ** دیکھنے / دِکھانے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جائے، **ہفتہ واراجتماع** کے دن قریبی ہفتہ واراجتماع میں شرکت کی دعوت دی جائے۔ "**مدنی تربیت گاہ**" قائم کرکے عاشقانِ رسول کو فرض علوم، سُنّتیں و آداب سکھانے کی کوشش کی جائے۔

کتاب "فیضانِ مزاراتِ اولیاء" کا تعارُف

اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اور ان کے مزارات پر حاضری کی مزید برکتیں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 138 صفحات پر مشتمل کتاب "**فیضانِ مزاراتِ اولیا**" کا مطالعہ فرمائیے، یہ کتاب عارف بِاللہ امام عبدُ الغنی بن اسماعیل نابُلُسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عربی کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں فضائلِ اولیا پر مشتمل آیات، احادیث کے علاوہ ولایت، کرامت اور اولیا کی اقسام، ان سے متعلق اہم اُمور، قبروں کے مختلف احوال، جعلی پیروں

---

1 … مناقب معروف الکرخی، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضیلة زیارة قبره… الخ، ص ٢٠٠

کی مذمّت، مزاراتِ اولیا کی برکات، وہاں پر حاضری کے آداب اور بہت سی اہم معلومات کو جمع کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کے ذہنوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ دن مُعَیَّن یعنی مخصوص کر کے خوشی کا اظہار کرنا یا عُرس منانا جائز نہیں۔ یاد رکھئے! دن مُعَیَّن یعنی مخصوص کر کے خوشی کا اظہار کرنے اور اللہ والوں کا عرس منانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ بِلا وجہِ شرعی ان جائز و مستحب کاموں کو ناجائز کہنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دن مقرر کر کے خوشی کا اظہار کرنا یا خوشی ملنے کے دن کو اپنے لئے عید کا دن قرار دینا، نیک و پرہیزگار لوگوں کے معمولات میں شامل رہا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں (یعنی اپنے اصحاب) کی درخواست پر بارگاہِ الٰہی میں آسمان سے خوان اُتارنے اور پھر اسے اپنے اور اپنی قوم کے لئے عید کا دن قرار دیئے جانے کے لئے عرض گزار ہوئے، جس کا ذکر پارہ 7 سورۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 114 میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا

ترجَمۂ کنز الایمان: عیسٰی ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رَبّ ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار

لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ(۱۱۴) کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تُو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (پ۷، المائدۃ: ۱۱۴)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا سے یہ سبق ملتا ہے کہ جس دن قدرتِ خداوندی کا کوئی خاص نشان ظاہر ہو، اس دن خوشی منانا اور خوشی کا اظہار کر کے عید منانا حضرت سَیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقَدَّس سُنّت ہے۔[1] بالفرض عُرس کے موقع پر اگر کہیں خلافِ شرع کام ہوتے بھی ہیں تو ان کاموں کو ختم کیا جائے گا نہ کہ عرس کو چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب **"جنّتی زیور"** صفحہ 206 پر ہے: اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَةُ اللّٰہِ السَّلَام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعثِ سعادت و برکت ہے، ان کی نیاز و فاتحہ، ایصالِ ثواب مستحب اور خیر و برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ البتہ عُرسوں میں جو خلافِ شریعت کام ہونے لگے ہیں مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا، عورتوں کا بے پردہ ہو کر مَردوں کے مجمع میں گُھومتے پھرنا، عورَتوں کا ننگے سر مزاروں کے پاس جُھومنا، چِلّانا، نامحرم مَردوں کو دیکھنا، باجا بجانا، ناچ کرانا، یہ سب خُرافات ہر حالت میں ہر جگہ ممنوع ہیں، بزرگوں کے مزاروں کے پاس تو اور زیادہ مذموم ہیں، لیکن ان خرافات و ممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بزرگوں کا عرس حرام ہے، بلکہ اس کے بجائے جو کام حقیقت میں حرام اور ممنوع ہیں، ان کو روکنا لازم ہے۔ ناک پر اگر مکھی بیٹھ گئی ہے تو مکھی کو اُڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کر نہیں پھینک دینی چاہیے۔ اسی طرح اگر جاہلوں اور فاسقوں نے عرس میں کچھ حرام اور ممنوع کاموں کو شامل کر دِیا ہے، تو ان حرام و

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۹۳ ملخصاً

www.dawateislami.net

ممنوع کاموں کو روکا جائے گا، عرس ہی کو حرام نہیں کہہ دِیا جائے گا۔[1]

ہم کو سارے اَولیاء سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ قرآن سے مالا مال ہونے، اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام کی محبت وعقیدت میں مزید اضافہ کرنے، علمِ دین سیکھنے اور عمل کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ **"صدائے مدینہ لگانا"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں، لہٰذا آپ بھی صَدائے مدینہ لگائیے اور مَساجد کی آبادکاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدائے مدینہ لگانا سنتِ صحابہ ہے، اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[2] آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں چُنانچہ

کلمہ پاک کا ورد کرنے لگے

ضلع اوکاڑہ (پنجاب پاکستان) کے شہر دِیپالپور کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے چچا جان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مرید تھے۔ پڑھے

---

1 . . . جنتی زیور، ص ۲۰۶ بتغیر قلیل

2 . . . طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳، مفہوماً

www.dawateislami.net

لکھے نہیں تھے مگر مَدَنی کاموں میں شرکت رہتی۔ صدائے مدینہ کا روزانہ معمول تھا اور اس کیلئے صبح جلدی بیدار ہو کر دُور دُور تک صدائے مدینہ لگا کر مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے بیدار کرتے۔ اس عادت کی بنا پر وہ "دیپالپور" میں مشہور تھے۔ 26 رَمَضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ ہمارے چچا، سردار آباد (فیصل آباد) سے لَوٹ رہے تھے۔ عشاء کی نماز کا وقت ہونے پر گاڑی روک کر نمازِ عشاء ادا کی، پھر آگے روانہ ہوئے۔ گاڑی تیز رفتاری کے ساتھ جارہی تھی کہ اچانک چچا جان نے بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پڑھا اور فرمایا سب کَلِمَہ پڑھو۔ سبھی نے کَلِمَہ طَیِّبہ کا ورد شروع کر دِیا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ گاڑی کو اچانک ایک زور دار جھٹکا لگا اور گاڑی اُلٹ گئی اور لُڑھکتی ہوئی کھائی میں جاگری۔ دیگر لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر چچا جان کو شدید زخم آئے، شدید تکلیف کے باوُجود اُن کی زبان پر بلند آواز سے کلِمَہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جاری تھا اور اس طرح کَلِمَہ طَیِّبہ کا وِرد کرتے ہوئے ہمارے چچا جان محمد رفیق عطاری انتقال فرماگئے۔ ان کی تدفین دوسرے روز رَمَضان المبارک کی 27 ویں شب عمل میں لائی گئی۔

یقیناً مقدَّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آ جاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص647،646)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نسبت کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نسبت کی بھی کیا خُوب بہاریں ہیں: اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کا کُتّا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے نسبت حاصل ہونے کے سبب عزّو شرف والا بن گیا۔ یاد رکھئے کہ ❀ نسبت ایک عظیم حقیقت ہے ❀ نسبتوں کی وجہ سے بے قدر و قیمت چیزیں قیمتی ہوجاتی ہیں ❀ نسبت کو ہمارے معاشرے میں بھی بڑی اہمیت حاصل ہے کہ بہت سے افراد کو لوگ صرف ان کے باپ دادا کی نسبت سے پہچانتے ہیں ❀ دنیا کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں تو ہمیں کئی عجائبات نظر آئیں گے، مثلاً قدیم کرسیاں، کتابیں، فن پارے، قدیم زمانے کے سِکّے، ہتھیار، تلواریں، طیّارے، لباس، برتن، اوزار وغیرہ آج بھی دنیا بھر کے عجائب خانوں (Museums) کی زینت ہیں، اس لئے کہ اب یہ معمولی چیزیں نہ رہیں بلکہ قدیم زمانوں، ملکوں، بادشاہوں، قوموں، تہذیبوں اور شخصیات سے منسوب ہونے کے سبب ان معمولی چیزوں کو اتنی شہرت و اہمیت حاصل ہوگئی کہ اب انہیں قیمتی چیزوں کی طرح بڑے اہتمام کے ساتھ محفوظ رکھا گیا ہے، اگر ان چیزوں کو کوئی خاص نسبت حاصل نہ ہوتی تو یہ انمول ہونے کے بجائے بدستور بے قدر و قیمت ہی رہتیں بلکہ بہت پہلے ہی ان کا وجود مِٹ چکا ہوتا ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے شہرِ مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ❀ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاک بیبیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ کو جب نسبتِ رسول نصیب ہوئی تو وہ مومنوں کی مائیں کہلائیں اور خاکِ مدینہ کو جب نسبتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حاصل ہوئی تو وہ خاکِ شِفا کہلائی ❀ نسبتِ مُصطفٰے نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو آسمانِ ہدایت کا روشن ستارہ بنادِیا ❀ نسبت ہی کے سبب ساداتِ کرام افضل و اعلیٰ ہیں ❀ نسبت ہی کی بدولت حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیۡہِ السَّلَام کے گھوڑے کے

www.dawateislami.net

قدموں کی خاک سببِ حیات بن گئی ❀ نبیوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نسبت کا صدقہ تھا کہ بنی اسرائیل تابوتِ سکینہ کی برکت سے دشمنوں پر فتح پا لیتے ❀ نسبت ہی کی برکت تھی کہ حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اطہر سے چُھو جانے والی مُبارَک قمیص کے سبب حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بِینائی لوٹ آئی ❀ مخصوص ملکوں، شہروں، علاقوں، گلی کُوچوں، قصبوں، محلوں، مہینوں، دِنوں، تاریخوں، قوموں، مقامات و شخصیات حتّٰی کہ روز مَرَّہ استعمال ہونے والی عام سی چیزوں کے قابلِ احترام اور لائقِ تعظیم ہو جانے میں اسی نسبت کا فیضان ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نسبت کی اہمیت کو مزید اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صفا اور مروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پانی کی تلاش میں 7 بار چڑھیں اور اُتریں۔ اُس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے اور قیامت تک حاجیوں پر اس پاک بی بی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نقل اُتارنے میں ان پر چڑھنا اور اُترنا 7 بار لازم ہو گیا۔ بزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئی۔ مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبہ معظمہ کی تعمیر کی، وہ بھی حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہو گئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہو گئے کہ سجدے میں سر اس پتھر کے سامنے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں) جھکے۔ جب بزرگوں کے قدم پڑ جانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے اور قابلِ تعظیم ہو گئے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قبریں کہ جن میں یہ حضرات دائمی قیام فرما ہیں، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں ہیں اور ان کی تعظیم لازم ہے۔ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے غار جس میں وہ آرام فرما ہیں گزشتہ زمانے کے مسلمانوں نے وہاں مسجد بنائی اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے کام پر ناراضی کا اظہار نہ کیا، جس

www.dawateislami.net

سے معلوم ہوا کہ وہ جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئی، جس کی تعظیم ضروری ہوگئی۔ جو جانور قربانی کے لئے یا کعبۂ معظمہ کیلئے مُتَعَیَّن ہو جائے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی ہے، اس کا احترام کرنا چاہیے، جیسے قرآن کا جُزدان، غلافِ کعبہ، آبِ زمزم اور سرزمینِ مکہ شریف وغیرہ کا احترام کرنا ضروری ہے، کیونکہ ان کو رَبّ عَزَّوَجَلَّ یا اس کے پیاروں سے نسبت ہے، لہٰذا اِن سب کی تعظیم ضروری ہے ۔ طُورِ سینا پہاڑ اور مکہ معظمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طُور کو حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے اور مکہ معظمہ کو ہمارے پیارے آقا، حبِیبُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہوگئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں کی تعظیم وتوقیر قرآنی فتوے سے دِلی تقویٰ ہے، لہٰذا جو کوئی نمازی روزہ دار تو ہو مگر اس کے دل میں تبرُّکات کی تعظیم نہ ہو وہ دِلی پرہیز گار نہیں۔ [1]

دونوں عالَم میں ہُوا وہ سُرخْرُو
جس کو اُن کی چشمِ رحمت مل گئی
میں اِمام احمد رضا کا ہُوں غلام
کتنی اعلیٰ مجھ کو نِسبت مل گئی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص400)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے نسبت کی بہاریں ملاحظہ کیں، اگر ہم اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے واقعے پر غور کریں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہاں بھی ہمیں نسبت کا فیضان دکھائی دے گا۔ کُتّے کو عموماً ایک معمولی سا جانور سمجھا جاتا ہے، راہ چلتے لوگوں پر بھونکنا اس کی عادت میں شامل ہوتا ہے،

1 ... علم القرآن، ص۴۸ تا ۵۰، ملتقطا، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

لیکن اگر اسی جانور کو اللہ والوں کی نسبت و صحبت مل جائے تو پھر وہ عام کُتّا نہیں رہتا بلکہ اس کی شان و شوکت اور اہمیت ورِفعت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے کُتّے کا بھی کچھ یہی معاملہ ہے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا مگر اسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم سے محبت واُلفت ہوگئی تھی لہٰذا وہ ان اللہ والوں کی محبت میں اُن کا رفیق و شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللہِ السَّلَام کی صحبت ونسبت کی برکتیں کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو گیا کہ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سورۃُ الکہف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (پ ۱۵، الکھف: ۱۸)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: بُزرگوں کی صحبت کا کتّے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذِکر عزّت سے قرآن میں آیا اور اس کے نام کے وظیفے پڑھے جانے لگے، اس کو ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوئی۔ مِٹّی اسے نہیں کھاتی۔ تو جس انسان کو نبی کی صحبت نصیب ہو اس کا کیا پوچھنا! (1)

کُتّے کے نقصان سے محفوظ رہنے کا وظیفہ

صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ تفسیرِ ثَعلَبی میں ہے: جو کوئی ان کلمات وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط کو لکھ کر اپنے ساتھ

---

1 . . . نور العرفان، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ ۱۸، ص ۴۷۰ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

رکھے کُتّے کے شر سے اَمن میں رہے گا۔[1] اگر کُتّا بھونکتا ہوا لپکے، حملہ آور ہو تو یہی قرآنی کلمات پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔[2]

اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے کُتّے کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا کتّا بلعم باعُور کی شکل (کا) بن کر جنّت میں جائے گا اور وہ اس کتّے کی شکل (کا) ہو کر دوزخ میں پڑے گا۔ اُس (یعنی اصحابِ کَہف کے کُتّے) نے محبوبانِ خدا کا ساتھ دِیا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو انسان بنا کر جنّت عطا فرمائی اور اُس (یعنی بلعم باعُور) نے محبوبانِ خدا سے عداوت (یعنی دشمنی) کی (نتیجتاً وہ تباہ و برباد ہو گیا)۔[3]

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے: (1) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُونٹنی قَصوا، (2) اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا کُتّا، (3) حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُونٹنی اور (4) حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دراز گوش۔[4] ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: اگر زمین مسجد کے لئے وقف ہو جائے تو اُس کی شان و عظمت بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے کُتّے نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے پیاروں کیلئے وقف کر دی تو اُسے ہمیشہ کی زندگی مل گئی، زمین اور کُتّا زندگی وقف کرنے کی وجہ سے شان والے ہو گئے، تو اگر انسان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رِضا و خوشنودی کے حُصُول کی خاطر دِین کے لئے وقف کر دے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے بھی افضل ہو جائے گا۔[5]

1... خزائن العرفان، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ ۱۸، ص ۵۵۱ بتغیر قلیل

2... سگِ مدینہ کہنا کیسا؟، ص ۳۱

3... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۶ بتغیر قلیل

4... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۰۱ بتغیر قلیل

5... تفسیرِ نعیمی، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۳، ۳/ ۱۳۴ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی کے نیک بندوں سے محبت کی برکت

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابوعبدُاللہ محمد بن اَحمد قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ تعالٰی نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام اور نیک بندوں سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔ [1] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔ [2]

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے مُرشِدی نے سنبھال رکھا ہے
میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں سے خُوب خُوب عقیدت و محبت رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نماز روزے کی پابندی کریں نیز اچھے اعمال اختیار کرتے ہوئے بُرے اعمال سے ہر دَم خود کو بچانے کی بھرپور عملی کوشش جاری رکھیں۔ خاص طور پر اللہ والوں کی بے اَدبی، دُشمنی اور عداوت سے دُور رہیں، کیونکہ اس کا انجام بہت بُرا ہے: حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ [3]

---

1 ... تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۸، الجزء۱۰، ۵/۲۶۹

2 ... صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۵۵۰

3 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع...الخ، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

www.dawateislami.net

بے ادبی کی مذمّت بیان کرتے ہوئے نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَدَبُ السُّوْءِ کَعِرْقِ السُّوْءِ یعنی بے ادبی بہت بُری عادت کی طرح ہے۔[1] حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں زیادہ علم کے مقابلے میں تھوڑے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔[2] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا اَدَبَ لَہٗ یعنی جو بادب نہیں اس کا کوئی دِین نہیں۔[3] کسی دانا کا قول ہے: مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَۃِ وَمَاسَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْکِ الْحُرْمَۃِ یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدب واحترام کرنے کے سبب ہی پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ اَدب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔[4]

مشہور کہاوت ہے کہ **"با ادب بانصیب، بے ادب بدنصیب"** لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ بے ادبی اور بے ادبوں سے دُور رہے اور دِل وجان سے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے ولیوں کا ادب بجالائے کیونکہ ادب انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابیاں اور عزت و شہرت دلواتا ہے، یہ وہ انمول چیز ہے کہ جس کی تعلیم خود ربِّ کائنات عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرمائی چُنانچہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ یعنی مجھے میرے ربّ عَزَّ وَجَلَّ نے ادب سکھایا اور بہت اچھا ادب سکھایا۔[5] بہر حال عزّت وذِلّت سب اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے اختیار میں ہے، وہ چاہے تو اپنے پیاروں سے نسبت اور ان کا ادب بجالانے کی برکت سے ایک کُتّے کو بھی نواز دے اور اس کے سر پر عزّت کا تاج سجا کر اسے جنّت کا پروانہ عطا فرمادے اور

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، حدیث: ۱۰۹۷۴، ۷/۴۵۵

2...رسالہ قشیریہ، باب الادب، ص۳۱۷

3...فتاویٰ رضویہ، ۲۸/ ۱۵۸

4...راہِ علم، ص۲۹

5...جامع صغیر، حرف الھمزہ، حدیث: ۳۱۰، ص ۲۵

www.dawateislami.net

چاہے تو بلعم بن باعور جیسے مقبولِ بارگاہ کو بے ادبی و گستاخی کی وجہ سے اپنی بارگاہ سے دُھتکار دے۔
بَلْعَم باعُور بنی اِسرائیل میں بہت بڑا عالِم تھا۔ مُسْتَجابُ الدَّعَوات تھا (یعنی اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی) مال کے لالچ میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بد دُعا کرنی چاہی، جو اَلفاظ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو ہلاک کر دِیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ بتغیر قلیل) ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص315)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی 100 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جس میں سے ایک شعبہ "جامعۃ المدینہ آن لائن" بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت بھی مختلف کورسز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، یہ کورسز کون کون سے ہیں، آیئے! ان کورسز کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں: ❀ طہارت کورس، ❀ نماز کورس، ❀ عقائد و فقہ کورس ❀ فیضانِ زکوٰۃ کورس ❀ درسِ نظامی آن لائن ❀ فیضانِ بہارِ شریعت کورس ❀ فیضانِ فرض علوم کورس، ❀ فیضانِ تفسیر کورس ❀ تجہیز و تکفین کورس، ❀ فیضانِ تفسیر صراط الجنان کورس، ❀ فیضانِ رمضان کورس، ❀ قُربانی کورس وغیرہ۔ ہر کورس کی مُدّت اور دورانیہ مختلف ہے، ان کورسز میں داخلوں کا طریقِ کار دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر دِیا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ان نمبرز 5262526-333 92+ 2799484-321 92+ پر کال یا وٹس

www.dawateislami.net

ایپ (WhatsApp) کے ذریعے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کورس کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی اپنی سہولت کے مطابق ڈَبل بارہ (24) گھنٹوں میں سے کوئی بھی ٹائم لے سکتے ہیں۔

پاکستان سے پڑھنے والے اسلامی بھائیوں کی فیس 1050 (ایک ہزار پچاس روپے) ہے، اگر فیملی سے ایک سے زیادہ افراد پڑھ رہے ہوں تو ایک کی مکمل فیس اور بقیہ کو فیملی پیکج کے تحت 50% فیصد ڈسکاؤنٹ دیا جائے گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سنا کہ

- اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم یعنی غار والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔
- اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم ایمان کی حفاظت کے مدنی جذبے سے سرشار نیک لوگ تھے۔
- اَصحاب کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کی برکت سے کثیر لوگ گمراہی سے محفوظ ہوگئے۔
- اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کا جسمِ مبارک طویل عرصہ سونے کے باوجود بھی سلامت رہا، جو ان کی کُھلی کرامت تھی۔
- اَصحابِ کہف نماز کی ادائیگی بجالانے اور سلام کو عام کرنے والے لوگ تھے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غار کے قُرب وجوار میں ایک خاص ہیبت کے ذریعے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کی حفاظت فرمائی۔
- مزارات پر جانا اور وہاں جاکر دعائیں کرنا، بزرگانِ دِین عَلَیۡہِمۡ رَحمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن کا معمول ہے۔
- مزارات کے قُرب میں مسجدیں بنانا نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے۔

www.dawateislami.net

❖ اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کا کُتّا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے نسبت و محبت کا شرف پا کر اور ان کا ادب بجالا کر بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور جنّتی ہو گیا۔

❖ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے آگ سے حفاظت ہوتی ہے، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے سرمایہ محفوظ رہتا ہے، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے کشتی و جہاز ڈُوبنے سے محفوظ رہتے ہیں، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے بھاگا ہوا شخص واپس آجاتا ہے الغرض ان ولیوں کے ناموں کی برکت سے بہت سی پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے طفیل ہمیں اولیائے کرام عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللہِ السَّلام کا ادب و احترام اور ان کی سچی پکی عقیدت و محبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ! بنادے

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۱۱۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے گھر میں آنے جانے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ❀ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔)[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ❀ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مثلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔ ❀ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔[2] یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[3] ❀ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں ؟ ❀ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بَخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے، کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ❀ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اِس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے ❀ واپسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا

---

1 . . . ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

2 . . . رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۲

3 . . . شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸

www.dawateislami.net

کیجئے اور سلام بھی اور ہوسکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفْحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

www.dawateislami.net

یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

4۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net